آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپؐ شمع بزم موجودات ہیں
باعث تخلیق مخلوقات ہیں

بے شمار و بے حساب و بے عدد
آپ کے عالم پہ احسانات ہیں

خلق کے جملہ عوارض کی دوا
آپ کے پُرکیف ارشادات ہیں

خشک و تر میں فیض ساری آپؐ کا
نور افگن آپؐ سے ظلمات ہیں

حضرت روح الامیںؑ کو بھی نہیں
آپؐ کو حاصل جو معلومات ہیں

عالمِ امکان میں پھیلے ہوئے
آپؐ کے ہر سمت انوارات ہیں

کچھ نہ تھا مقصد بجز تبلیغ حق
اس پہ شاہد آپ کے غزوات ہیں

عالمِ اسباب کے جملہ وجود
آپؐ کے مرہون احسانات ہیں

دل نواز و دل پذیر و جاں فروز
گنبدِ خضراء کے انوارات ہیں

جاں فزا ہے منظرِ شہرِ رسول
پُرسکوں کیسے یہاں دن رات ہیں

قوتِ گفتار سے بیروں کہیں
روضۂ انور کی کیفیات ہیں

عورتوں کا کر دیا درجہ بلند
آپؐ کی ممنون مستورات ہیں

نعت و مدح و منقبت، حمد و ثنا
آج کل سرور کی مرغوبات ہیں

حضرت سرور میواتی (لاہور)

از جناب محمد یاسین عابدؔ

قربان اسماعیلؑ یا اسحاقؑ

قرآن حکیم میں ہے۔

فبشرنٰہ بغلٰم حلیم فلما بلغ معہ السعی قال یا بنیّ انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری قال یا ابت افعل ما تومر ستجدنی ان شاء اللّٰہ من الصابرین۔ فلما اسلما وتلہ للجبین ونادینٰہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذٰلک نجزی المحسنین ان ھٰذا لھو البلٰؤ المبین وفدینٰہ بذبح عظیم۔

ترجمہ: پھر خوشخبری دی ہم نے اس کو ایک لڑکے کی جو ہو گا تحمل والا پھر جب پہنچا اس کے ساتھ دوڑنے کو کہا اے بیٹے! میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں، پھر دیکھ تو تو کیا دیکھتا ہے؟ بولا اے باپ! کر ڈال جو تجھ کو حکم ہوتا ہے، تو مجھ کو پاوے گا اگر اللہ نے چاہا، سہارنے والا پھر جب دونوں نے حکم مانا، اور پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل اور ہم نے اس کو پکارا یوں کہ اے ابراہیمؑ! تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو بے شک یہی ہے صریح جانچنا اور اس کا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کو بڑا" (۳۷: ۱۰۱ تا ۱۰۷)

اور فرمایا وبشرنٰہ باسحٰق نبیًا من الصالحین۔

ترجمہ: "اور خوشخبری دی ہم نے اس کو اسحٰق کی جو نبی ہو گا نیک بختوں میں" (۳۷: ۱۱۲)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلا نکاح اپنے ہی خاندان میں حضرت سارہؑ سے فرمایا، بائبل کے مطابق سارہؑ آپؑ کی علاتی بہن تھیں (پیدائش ۲۰: ۱۲) دوسرا نکاح مصری شہزادی حضرت ہاجرہؑ سے فرمایا، لیکن کافی عرصہ تک آپؑ اولاد سے محروم رہے، آپؑ اکثر اللہ تعالےٰ کے حضور بیٹے کے لیے دُعائیں کرتے، آپؑ تقریبًا ۸۵ برس کے تھے جب

اللہ تعالٰے نے آپؑ کو ایک صابر بیٹے کی بشارت دی۔
بائبل میں ہے۔
پھر ابراہیمؑ نے کہا دیکھ تُو نے مجھے کوئی اولاد نہیں دی اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہو گا تب خداوند کا کلام اس پر نازل ہوا اور اُس نے فرمایا یہ تیرا وارث نہ ہو گا بلکہ وہ جو تیرے صلب سے پیدا ہو گا۔ وہی تیرا وارث ہو گا (پیدائش ۱۵: ۳-۴)
بائبل کے مطابق خُدا کے فرشتہ نے حضرت ہاجرہ کو بیٹے کی خوشخبری اس طرح دی۔
"اور خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ تو حاملہ ہے اور تیرے بیٹا ہو گا، اُس کا نام اسمٰعیل رکھنا اس لیے کہ خداوند نے تیرا دکھ سُن لیا۔ وہ گور خر کی طرح آزاد مرد ہو گا۔ اُس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اُس کے خلاف ہوں گے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہیگا" (پیدائش ۱۶: ۱۰ تا ۱۲)
بائبل کی مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہے کہ خُدا نے اسماعیلؑ کو ابراہیمؑ کا وارث ٹھہرایا تھا۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی ولادت ہوئی تو سارہؓ کو اچھا نہ لگا بلکہ گھر میں جھگڑا پیدا کر دیا اور ابراہیمؑ سے یوں شکوہ کیا۔
"تب سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ جو ظلم مجھ پر ہوا وہ تیری گردن پر ہے"۔ (پیدائش ۱۶: ۵)
چنانچہ سارہؑ نے ہاجرہؑ پر سختی شروع کر دی (پیدائش ۱۶: ۱۶) آخر سارہ سے رہا نہ گیا۔
"تب اُس نے ابراہیمؑ سے کہا کہ اُس کو اور اُس کے بیٹے کو نکال دے" (پیدائش ۲۱: ۱۰)
چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السّلام سے بے پناہ محبت تھی اسی لیے انہیں سارہؓ کی یہ بات نہایت ہی بُری لگی۔
(ملاحظہ ہو "پیدائش ۲۱: ۱۱")
لیکن اللہ تعالٰے کی مرضی تھی کہ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی اولاد سے شہر مقدس مکہ کو آباد کرے لہذا خُدا نے ابراہیم سے فرمایا۔
"تجھے اس لڑکے اور اپنی لونڈی کے باعث بُرا نہ لگے جو کچھ سارہ تجھ سے کہتی ہے تُو اُس کی بات مان" (پیدائش ۲۱: ۱۲)
یہاں ایک غلط فہمی پیدا ہوتی ہے مندرجہ بالا عبارت میں حضرت ہاجرہ علیہا السّلام کے نام کی جگہ "اپنی لونڈی" کا لفظ مرقوم ہے جس سے استدلال کر کے کہا جاتا ہے کہ

حضرت ہاجرہؑ مصری لونڈی تھیں۔ حالانکہ بائبل گواہ ہے کہ لونڈی اور غلام کا لفظ اکثر عاجزی انکساری یا پھر بے پناہ محبت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بائبل میں مندرجہ ذیل عبارات کا بغور مطالعہ فرمائیں ۱ سلاطین ۱:۱۷، اور ۱:۵۱، روت ۳:۹، اور پیدائش ۴۷:۳، اور اسموئیل ۱:۱۶۔۱۷، اور قضاۃ ۱۹:۱۹۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ پیدائش ۲۱:۱۲۔ لفظ ”لونڈی“ سے مُراد دراصل پیاری یا فرمان بردار ہے۔

حکمِ خداوندی کے سامنے حضرت ابراہیمؑ نے سرِ خم تسلیم کیا ”تب ابراہیمؑ نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور اسے ہاجرہ کو دیا بلکہ اُسے اُس کے کندھے پر دھر دیا اور لڑکے کو بھی اُس کے حوالہ کر کے اُسے رخصت کر دیا سو وہ چلی گئی اور بیر سبع کے بیابان میں آوارہ پھرنے لگی اور جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو اُس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا، اور آپ اُس کے مقابل ایک تیر کے ٹپے پر دور جا بیٹھی اور کہنے لگی کہ میں اس لڑکے کا مرنا تو نہ دیکھوں۔ سو وہ اُس کے مقابل بیٹھ گئی اور چلّا چلّا کر رونے لگی اور خُدا نے اُس لڑکے کی آواز سنی اور خُدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اُس سے کہا اے ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا؟ مت ڈر کیونکہ خُدا نے اُس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے اُس کی آواز سن لی ہے اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اُس کو بڑی قوم بناؤں گا پھر خُدا نے اُس کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا۔ اور لڑکے کو پلایا، اور خُدا اس لڑکے کے ساتھ تھا“ (پیدائش ۲۱:۱۴ تا ۱۹)

بائبل کی مذکورہ عبارت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السّلام اُس وقت ننھے منے بچہ تھے۔ جسے حضرت ہاجرہؑ نے جھاڑی کے نیچے ڈال دیا، فرشتہ نے کہا۔

”جہاں لڑکا پڑا ہے“ اور یہ کہ ”اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال“۔

مندرجہ بالا شواہد اس امر پر دال ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السّلام اُس وقت چھوٹا سا بچہ تھے لیکن بائبل میں مذکورہ بالا واقعہ حضرت اسحٰقؑ کی ولادت سے تقریباً دو۲ برس بعد کا ہے جب اسحٰق کا دودھ چھڑایا گیا تھا۔ اُس وقت حضرت اسماعیلؑ کی عمر تقریباً سولہ۱۶ برس تھی، لیکن

یہ کیونکر ممکن ہوا کہ حضرت ہاجرہ نے سولہ۱۶ برس کے نوجوان بیٹے کو بھی جھاڑی کے نیچے ڈال دیا پھر ایک ہاتھ سے اُسے سنبھالا۔ یہ تمام امور ثابت کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اس وقت زیادہ سے زیادہ نو یا دس ماہ کے ہوں گے، کیونکہ اکثر بچے ایک سال کے ہوکر پاؤں پاؤں چلنے لگتے ہیں اگر آپ سال یا ڈیڑھ سال ہوتے تو جھاڑی کے نیچے پڑے نہ رہتے بلکہ ماں کے پیچھے پیچھے آتے جیساکہ تمام بچوں کی عادت ہے، یعنی آپؑ اس وقت ایک برس کے بھی نہ تھے چہ جائیکہ سولہ برس کے نوجوان۔

مذکورہ بالا تحقیق کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ واقعہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت سے کم ازکم تیرہ۱۳ برس پہلے کا ہے مضمون کی ابتداء میں لکھی گئی قرآنِ کریم کی آیات مقدسہ کے مطابق جب حضرت اسماعیل علیہ السلام دوڑنے بھاگنے کی عمر کو پہنچے تو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے اکلوتے اور پیارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم دیا، اکثر بچے دو۲ تین۳ برس کی عمر میں خوب دوڑنے بھاگنے لگتے ہیں۔ قربانی کے وقت اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر دس برس بھی تسلیم کر لی جائے تو تب بھی قربانی کا واقعہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش سے چار برس پہلے کا ضرور ہے کیونکہ حضرت اسحٰق کی پیدائش کے وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر ۱۴ برس تھی۔ اس لیے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ہی ہوئی تھی۔ نہ کہ حضرت اسحٰق کی۔ کیونکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام واقعہ قربانی سے کم ازکم چار برس بعد پیدا ہوئے۔

یہود و نصاریٰ کا کہنا ہے کہ قربانی اسحٰق کی ہوئی تھی۔ چنانچہ بائبل میں ہے کہ :

"تب خُدا نے اُس (ابراہیمؑ) سے کہا کہ تو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا (your only son) ہے اور جسے تو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک کے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختی قربانی کے طور پر چڑھا" (پیدائش ۲۲ : ۲)

مندرجہ بالا عبارت میں ان الفاظ پر غور فرمائیں۔ ۱: جو تیرا اکلوتا ہے ۲: جسے تو پیار کرتا ہے۔

جو تیرا اکلوتا ہے :

یعنی جو تیرا صرف ایک ہی بیٹا ہے۔ یا پھر یہ کہ جس کے سوا تیرا اور کوئی بیٹا نہیں۔ کیونکہ

اکلوتا ہمیشہ اسی بیٹے کو کہا جاتا ہے جس کے سوا کوئی اور اولاد نہ ہو۔ بائبل گواہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تقریباً ۱۴ برس تک والدین کے اکلوتے بیٹے رہے، لیکن جب حضرت اسحٰق علیہ السّلام کی پیدائش ہو چکی تو دونوں میں سے کوئی بھی اکلوتا نہ رہا۔ کیونکہ ۲ دو بیٹوں کے ہوتے ہوئے کسی ایک کو اکلوتا بیٹا کہنا خلافِ اصول ہی تو ہے۔ ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اُس بیٹے کی قربانی دی تھی کہ جس کے سوا آپ کا اور کوئی بیٹا نہ تھا۔ اہلِ کتاب کو اس سے انکار نہیں کہ کم از کم ۱۴ سال تک حضرت ابراہیمؑ کا اسمٰعیلؑ کے سوا اور کوئی بیٹا نہ تھا، لہٰذا ہم مسلمان سچ ہی تو کہتے ہیں کہ قربانی حضرت اسماعیلؑ کی ہوئی تھی۔

جسے تُو پیار کرتا ہے:

اس بات کی شہادت بھی بائبل سے مل جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیلؑ کو حضرت اسحٰقؑ کی نسبت زیادہ چاہتے تھے۔

بائبل میں ہے کہ

جب خُدا نے حضرت اسحٰق سے متعلق خوشخبری دی تو حضرت ابراہیمؑ نے خوش ہونے کی بجائے حضرت اسمٰعیلؑ کو محبت کا اظہار خُدا کے حضُور سرنگوں ہو کر یوں کیا کہ ”کاش اسمٰعیل ہی تیرے حضُور جیتا رہے“ (پیدائش ۱۷: ۱۸)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے لیے حضرت ابراہیمؑ کے دل میں کس قدر محبت اور پیار تھا۔ کہ دوسرے فرزند کی خواہش ہی نہ رہی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ جسے بہت زیادہ پیار کرتے تھے آپ کا وہ پیارا بیٹا حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام ہی ہیں بے شک یہی حق اور یہی سچ ہے۔

جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ جب سارہؑ نے حضرت ابراہیمؑ کے گھر میں جھگڑا برپا کر دیا اور حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو گھر سے نکال باہر کرنے کے لیے ضد کرنے لگیں تو۔

”ابراہیمؑ کو اس کے بیٹے کے باعث یہ بات نہایت بُری معلوم ہوئی اور خُدا نے ابراہیمؑ سے کہا کہ تجھے اس لڑکے اور لونڈی کے باعث بُرا نہ لگے“ (پیدائش ۲۱: ۱۱، ۱۲)

لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ اگر حکم خُداوندی نہ ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہؑ اور اپنے